## سوال

(148) مقتدی کو (سمع اللہ لمن حمدہ) کہنا چاہیے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مقتدی کو رکوع سے اٹھتے ہوئے (ربنا ولک الحمد) کہنے پر اکتفا کرنا چاہیے یا پھر اس سے قبل (سمع اللہ لمن حمدہ) بھی کہنا چاہیے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنت کے زیادہ قریب اور راجح موقف یہی ہے کہ امام، مقتدی اور منفرد سب رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے (سمع اللہ لمن حمدہ) کہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلاة يكبر حين يقوم، ثم يكبر حين يركع، ثم يقول: سمع الله لمن حمده، حين يرفع صلبه من الركعة، ثم يقول وهو قائم: ربنا ولك الحمد (بخاري، الاذان، التكبير اذا قام من السجود، ح: 789)

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے اٹھتے تو کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے، پھر جب رکوع کرتے تو بھی تکبیر کہتے پھر رکوع سے اٹھتے ہوئے (سمع اللہ لمن حمدہ) کہتے ہوئے کھڑے ہو کر (قومہ میں) یہ پڑھتے: (ربنا ولک الحمد)''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ (سمع اللہ لمن حمدہ) رکوع سے اٹھتے وقت پڑھنا چاہیے جبکہ (ربنا ولک الحمد) حالت قومہ میں پڑھنا چاہیے، تو یہ معلوم ہوا کہ یہ دو مختلف موقعوں کے اذکار ہیں۔ لہذا امام و مقتدی اور منفرد ہر ایک کے لیے مشروع ہے کہ وہ (سمع اللہ لمن حمدہ) بھی کہے اور (ربنا ولک الحمد) بھی۔ مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ بہتر یہی ہے کہ امام و مقتدی ہر دو (سمع اللہ لمن حمدہ) کہیں اور پھر ہر دو (ربنا ولک الحمد) کہیں۔ (شرح بخاري 668/1)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے طریقے کے مطابق ہی لوگوں کو نماز قائم کرنے کا حکم دیا تھا:

(صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ) (بخاري، الاذان، الاذان للمسافرين اذا كانوا جماعة والاقامة۔۔، ح: 631)

''اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، جب نماز کا وقت آ جائے تو کوئی ایک اذان دے اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔''

اس حدیث کے عمومی مفہوم کا تقاضا ہے کہ ہر نمازی (سمع اللہ لمن حمدہ) کہے۔ مگر انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی احادیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(واذاقال: سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا: ربنا ولک الحمد) (ایضا، ایجاب التکبیر وافتتاح الصلوۃ، ح: 734،732)

''جب امام (سمع اللہ لمن حمدہ) کہے تو تم (ربنا ولک الحمد) کہو۔''

اس حدیث کی روشنی میں بعض علماء نے یہ کہا کہ مقتدی کو (سمع اللہ لمن حمدہ) نہیں کہنا چاہئے کیونکہ اسے (ربنا ولک الحمد) کہنے کا حکم دیا گیا ہے حالانکہ اس طرح کے استدلال کے مطابق تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ امام کو (ربنا ولک الحمد) نہیں کہنا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ یہ استدلال صحیح اور صریح احادیث کے خلاف ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بحیثیت امام (ربنا ولک الحمد) کہنا بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔

(اس سلسلے کی بعض تفصیلات ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی کتاب صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ص: 135) میں دیکھی جا سکتی ہیں۔)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ افکارِ اسلامی

## اذان و نماز، صفحہ: 381

محدث فتویٰ